سوال

(213) بیوی خاوندکی امام

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا میں اپنے خاوند کی نماز میں امامت کرا سکتی ہوں؟ درآں حال یہ کہ میں تعلیم وفقہ میں اس پر فوقیت رکھتی ہوں کیونکہ میں "کلیہ شریعہ" کی معلمہ ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عورت کے لیے مرد کی امامت کرانا جائز نہیں ہے، خواہ مرد اس کا شوہر، بیٹا یا اس کا باپ ہو، اس لیے کہ عورت کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ مردوں کی امام بنے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَن يُفلِحَ قَومٌ وَلَّوا أَمرَهُم امرَأَةً"[1]

"وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنی باگ ڈور عورت کے سپرد کردی۔"

حتیٰ کہ اگر عورت مرد کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہو، پھر بھی وہ اس کی امامت نہیں کرا سکتی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:

"قالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ القَومَ أَقرَؤُهُم لِكِتابِ اللہِ"[2]

"لوگوں کی امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ پڑھنے والا ہو۔"

لیکن عورت اس خطاب میں مرد کے ساتھ شامل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا يَسخَر قَومٌ مِن قَومٍ عَسىٰ أَن يَكونوا خَيرًا مِنهُم وَلا نِساءٌ مِن نِساءٍ عَسىٰ أَن يَكُنَّ خَيرًا مِنهُنَّ ... ١١ ... سورة الحجرات

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے معاشرے کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا، یعنی مرد اور عورتیں، اس بنا پر عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمومی فرمان :

"يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ"

میں شامل نہیں ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4163)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (673)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 205

محدث فتویٰ